اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم

(الحدیث)

جب تمہیں صحابہ کو برا بھلا کہنے والے لوگ نظر آئیں تو کہو تمہارے شر پر خدا کی لعنت

السیف المسلول

السنۃ العلیا علی الذین فرقوا دینہم کانوا شیعا

تالیف

علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ، تخریج، تبویب

مولانا محمد رفیق اثری

ناشر

فاروقی کتب خانہ ناشران و تاجران بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

اذا رأيتم الذين يسبون اصحابي فقولوا لعنة الله على شركم
(الحديث)

جب تمہیں صحابہ کو برا بھلا کہنے والے لوگ نظر آئیں تو کہو تمہارے شر پر خدا کی لعنت

السيف المسلول للسنة العليا

على

الذين فرقوا دينهم وكانوا شيعا

تالیف

علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ، تخریج، تبویب

مولانا محمد رفیق اثری

ناشر

فاروقی ناشران و تاجران کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

نام کتاب :- ـــــــــــ السیف المسلول

مؤلف :- ـــــــــــ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مرحوم

مترجم :- ـــــــــــ محمد رفیق اثری

سائز :- ـــــــــــ ۲۳×۳۶/۱۶

صفحات :- ـــــــــــ ۵۴۴

کاغذ :- ـــــــــــ آفسٹ پیپر

طباعت :- ـــــــــــ المطبعۃ العربیہ

بائنڈنگ :- ـــــــــــ نیو پنجاب بک بائنڈنگ

کتابت :- ـــــــــــ ہمایوں عبدالجبار آزاد ابن منیر رقم

تاریخ اشاعت :- ـــــــــــ نومبر ۱۹۷۹ء

بار :- ـــــــــــ اوّل

قیمت :- ـــــــــــ آفسیٹ پیپر مجلد ۵۲/۰

:- کاغذ چار سدہ کردمو کارڈ کور ۳۶/-

انبیاء میں سب سے پہلے نبی آدم علیہ السلام تھے، اور سب سے آخری محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین، اور آپ کل انسانوں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا (السبا ۲۸) — اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر کل انسانوں کے لئے خوشخبری سنانے اور ڈرانے۔

آپ کی شریعت ابدی ہے، آپ پر سلسلہ پیغمبری ختم ہے، آپ کے بعد کوئی پیغمبر نہ آیا نہ آئے گا، اور نہ آپ کے زمانہ میں کوئی آپ کے ساتھ شریک نبوت تھا، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین (الاحزاب ۴۰) — لیکن اللہ کا رسول ہے، اور نبیوں کا سلسلہ ختم کرنے والا۔

عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے اتریں گے، دین محمدی کے تابع ہو کر تشریف لائیں گے، نہ کہ رسالت کی حیثیت سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے بارہ میں بعض مبتدعین شیعہ کی خرافات

غرابیہ کہتے ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے جبریل کو علی کے پاس رسالت دینے کے لئے بھیجا تھا، وہ غلطی سے محمد کو رسالت دے گیا، یہ ملعون گروہ اسی وجہ سے حضرت جبریل علیہ السلام پر لعنت کرتا ہے،

مفضلہ، اسحاقیہ، منصوریہ، عجلیہ کہتے ہیں کہ سلسلہ رسالت کبھی ختم نہیں ہوگا۔ اور ابو المنصور نبی ہے۔

خطابیہ کہتے ہیں کہ ائمہ بھی انبیاء ہیں، اور ابو الخطاب نبی ہے۔

معمریہ کہتے ہیں کہ جعفر بن محمد نبی ہے، اور اس کے بعد ابو الخطاب اور اس کے بعد معمر۔ ابو الخطاب بنو اسد قبیلہ کا ایک فرد تھا، اور ابو منصور بنی عجل سے۔ یہ شاگردی کی نسبت جعفر صادق سے رکھتے تھے، جب جعفر صادق کو ان کے برے عقیدہ کا پتہ چلا ان سے اظہار برأت فرمایا، اور یہ صادق رض کی صحبت سے کنارہ کش ہو گئے، ابو الخطاب نے دعویٰ نبوت کیا، اور ابو المنصور نے پہلے امامت کا ادعا کیا، اور پھر نبوت کا ڈھونگ رچایا، کہا میں آسمان پر گیا،

اور خدا کو دیکھا ہے، خدا نے اپنا ہاتھ میرے سر پر پھیرا، اور کہا اے میرے بیٹے زمین پر جاؤ اور میری تبلیغ کرو، ابوالخطاب کہا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد۔

وان یروا کسفا من السماء ساقطا یقولوا سحاب مرکوم، الأیۃ ۴۴

(الطور) میں کسفًا سے مراد میں ہی ہوں۔

اسحاقیہ کہتے ہیں زمین کا نبی سے خالی ہونا جائز نہیں ہے۔

مختاریہ کہتے ہیں کہ مختار بن ابوعبید ثقفی کے پاس وحی آتی تھی۔

سبعیہ کہتے ہیں کہ خاتم الرسل مہدی ہے۔

اثنا عشریہ معنوی طور پر ختم رسالت کے قائل نہیں ہیں

فقیر ثناء اللہ کہتا ہے، مذکورہ فرقوں سے ختم رسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار صریح ہے، لیکن اثنا عشریہ بلکہ امامیہ کے تمام فرقے معنوی طور پر ختم رسالت کے منکر ہیں۔ اس لئے کہ اعتبار معانی کا ہوتا ہے، نہ کہ الفاظ کا۔

نبی اس شخص کو کہتے ہیں جس کے ہاں خدا سے وحی آئے، خدا تعالیٰ اسے اپنے احکام کی تبلیغ کے لئے مخلوق کے پاس بھیجے مخلوق پر ایمان لانا، اور اس کی تصدیق کرنا واجب ہو، اس کی تکذیب کفر قرار پائے، جو کسی ایک پیغمبر کا انکار کر دے، وہ کافر ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

(۱) لانفرق بین احد من رسلہ (البقرۃ ۲۸۵)

ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے۔

(۲) ان الذین یکفرون باللہ و رسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلك سبیلا اولئك هم الکافرون حقا واعتدنا للکفرین عذابا مهینا والذین آمنوا باللہ

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں، اور اللہ اور اس کے رسولوں میں فرق کرنا چاہتے ہیں، اور کہتے ہیں، ہم بعض کو مانتے ہیں، بعض کو نہیں، اس کے بین بین راستہ بنانا چاہتے ہیں، یہی لوگ یقیناً کافر ہیں، اور ہم نے کافروں کے لئے ذلیل کرنے والا

ورسلہ ولم یفرقوا بین احد منھم اولئک سوف یوتیھم اجورھم۔ (النساء آیت ۱۵۰-۱۵۱)

عذاب تیار کیا ہے، اور جو ایمان لائے اللہ اور اس کے رسول اور کسی رسول میں تفریق نہ کی، یہی لوگ ہیں، ان کو اجر عطا کریگا،

نبی میں جدید شریعت اور جدید کتاب کی کوئی شرط نہیں ہے، پہلے پیغمبر کے جمیع احکام یا بعض احکام کا منسوخ کرنا بھی شرط نہیں ہے البتہ معصوم ہونا نبوت کی شرط ہے، اور مطاع ہونا لوازم نبوت سے ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں جس انسان میں یہ صفات موجود ہیں، وہ دوسروں سے افضل و برتر ہے، اس لئے اہل سنت وجماعت بلکہ جمہور فرق اسلامیہ قائل ہیں کہ انبیاء اور رسل کل مخلوق میں سے افضل ہیں، اور اللہ کے نزدیک محبوب ترین مخلوق۔

غیر نبی پیغمبری کے درجہ ادنی میں بھی نہیں پہنچ سکتا، تفوق و برتری کا تو احتمال ہی کہاں؟ امامیہ نبوت کے معانی اپنے ائمہ میں ثابت کرتے ہیں، امامیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ نے جبریل کو علیؓ کی طرف بھیجا، مگر علی صرف آواز سنتے تھے، جبریل کو دیکھتے نہ تھے، کلینی[۱] نے یہ بات اپنے ائمہ سے روایت کی ہے۔

نیز امامیہ کہتے ہیں کہ علیؓ اور فاطمہؓ زہرا کی طرف بھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی آتی تھی، فرشتہ جو کچھ فاطمہؓ کے پاس وحی لاتا علیؓ اسے ایک کتاب میں جمع کرتے جس کا نام "مصحف[۲] فاطمہ" رکھا۔ اس لئے امامیہ علیؓ کو محدث[۳] کہتے ہیں، یعنی جو فرشتہ کی آواز سنے، اور اس کی صورت نہ دیکھے۔ ائمہ کا حال بھی ان کے ہاں یہی ہے، اس لئے موقوف آثار کو مرفوع احادیث کی مثل سمجھتے ہیں، اور اپنے ائمہ کی طرف اثبات وحی کرتے ہیں،

یاد رہے وحی میں رؤیت فرشتہ شرط نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا — انسان کی اللہ کے ساتھ کلام نہیں

۱؎ اصول کافی باب الائمۃ محدثون مفھمون صفحہ ۱۳۵۔
۲؎ اصول کافی باب ذکر الصحیفۃ والجفر والجامعۃ ومصحف فاطمہ صفحہ ۱۱۸۔
۳؎ اصول کافی صفحہ ۱۳۵۔ صفحہ ۱۳۴۔

وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء ۔ (الشوریٰ آیت ۵۱)

کر سکتا الایہ کہ اس کو وحی ہو، یا پردے پیچھے یا رسول کو بھیجے، اور اس کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے ۔

بلکہ ان ملاعنہ نے وحی سے بھی ترقی کی، اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے بعد اپنا دین ائمہ کے سپرد کر دیا ہے جس طرح کہ پیغمبر کے سپرد تھا، ائمہ جس چیز کو چاہیں حلال قرار دیں، اور جسے چاہیں حرام گردانیں اللہ تعالیٰ کے حکم صادر ہوئے بغیر ۔

واحتجوا علی ذلک بما رواہ محمد بن جمہور القمی فی النوادر عن محمد بن سنان قال کنت عند ابی جعفر فاجریت اختلاف الشیعۃ فقال یا محمد ان اللہ لم یزل منفردا بوحدانیتہ ثم خلق محمدا وعلیا وفاطمۃ والحسن والحسین فمکثوا الف دھر فخلق الاشیاء واشھدھم خلقھا واجری طاعتھم علیھا وفوض امورھم الیھم یحلون ما یشاؤن ویحرمون ما یشاؤن ۔

محمد بن جمہور قمی "نوادر" میں روایت کرتا ہے محمد بن سنان نے کہا میں ابو جعفر کے پاس تھا، شیعہ کے اختلاف کا تذکرہ ہوا تو کہا، اللہ تعالیٰ اپنی وحدانیت میں منفرد تھا کہ محمد، علی، فاطمہ، حسین اور حسن کو پیدا کیا ۔ ہزار دہر رہے، اللہ نے چیزیں پیدا فرمائیں اور ان کو گواہ بنایا اور ان کی اطاعت جاری کر دی، ان کے امور ان کے سپرد کر دیئے، جو چاہیں حلال بنائیں اور جو چاہیں حرام بنا دیں ۔

نیز کلینی نے روایت کیا ۔[1]

عن اسحاق بن عمار عن ابی عبد اللہ قال ان اللہ ادب نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا انتہی الی ما اراد قال لہ انک

ابو عبد اللہ سے مروی ہے، کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ادب سکھایا، یا جب اللہ کے ارادہ کے مطابق ہو گئے، فرمایا

[1] اصول کافی باب التفویض الی رسول اللہ والی الائمہ ص۲۲۶ رفیہ عن ابی اسحٰق النحوی عن ابی عبد اللہ ۔

تعالی خلق عظیم وفوض الیہ دینہ — تم عظیم خلق پر ہو، اور پھر دین آپ کے سپرد کر دیا۔

نیز کلینیؒ نے روایت کیا۔

عن محمد بن الحسن المیثمی عن ابی عبد اللہ قال سمعتہ یقول ان اللہ ادب رسولہ حتی قومہ علی ما اراد ثم فوض الیہ[1] دینہ فقال ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا فما فوض اللہ الی رسولہ صلے اللہ علیہ وسلم فقد فوضہ الینا۔

میثمی امام ابو عبد اللہ سے روایت کرتا ہے، انہوں نے کہا اللہ نے اپنے رسول کو ادب سکھایا، حتی کہ اپنے ارادہ کے مطابق درست بنالیا، اور اپنا دین ان کے سپرد کر دیا۔ اور کہا تمہیں جو رسول دے، اسے لے لو، اور جس سے روک دے، رک جاؤ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے رسول کے سپرد کیا، وہ انہوں نے ہمارے سپرد کر دیا ہے۔

یہ تمام اباطیل اور موضوعات ہیں، حق تعالیٰ اس سے بلند ہے کہ وہ اپنا دین کسی مخلوق کے سپرد کرے، قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:۔

وان کادوا لیفتنونك عن الذی اوحینا الیك لتفتری علینا غیرہ واذا لاتخذوك خلیلا

(بنی اسرائیل ۷۳)

بے شک یہ لوگ قریب ہے آپ کو پھلا دیں اس وحی سے جو ہم نے آپ کی طرف کی۔ کہ آپ ہم پر اس کا غیر بنا لائیں، اس وقت یہ لوگ آپ کو ساتھی بنالیں گے۔

نیز فرماتا ہے:۔

لولا ان ثبتناك لقد کدت — اگر ایسے نہ ہوتا کہ ہم نے آپ کو

[1] اصول کافی باب التفویض ص ۲۲۶۔

ترکن الیھم شیئا قلیلا واذا لاذقناك ضعف الحیٰوة وضعف الممات ثم لا تجد لك علینا نصیرا۔
(بنی اسرائیل ۷۴-۷۵)

ثابت رکھا قریب تھا، آپ ان کی طرف معمولی میلان کر جاتے، پھر ہم آپ کو زندگی اور موت کا دگنا عذاب چکھاتے اور آپ ہمارے پاس کوئی مددگار نہ پاتے۔

مقصد یہ کہ ہم نے تجھے عصمت دی ہے، اور دین حق پر ثابت و محکم بنایا ہے، اس لئے کفار کی طرف جو کہ آپ کو ہمارے اوپر افترا کرنے پر آمادہ کر رہے ہیں، آپ میلان اور جھکاؤ نہیں رکھتے، اگر ہماری عصمت اور حفاظت آپ کے شامل حال نہ ہوتی اور آپ ان کی طرف جھکاؤ اختیار کر جاتے تو ہم آپ کو دنیا کے عذاب اور موت کے بعد کے عذاب میں مبتلا کر دیتے۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لك (التحریم ۱)

اے نبی آپ وہ چیز کیوں حرام کرتے ہیں، جو اللہ نے آپ کے لئے حلال بنائی۔

اگر تحریم آپ کے سپرد ہوتی تو اللہ تعالیٰ لم تحرم! کیوں فرماتا، پھر آپ کی اس تحریم کو یمین قرار دیا گیا، جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:۔

قد فرض اللہ لکم تحلة ایمانکم (التحریم ۲)

اللہ تعالیٰ نے تمہاری قسموں کو کھولنے کے لئے فرض کیا کہ الخ

نیز اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تحلیل و تحریم میں مختار ہوتے تو غزوہ تبوک سے پیچھے رہنے والوں کے لئے آپ کے اذن اور بدر کے قیدیوں سے فدیہ لینے پر عتاب نہ آتا۔ اس سے معلوم ہوا احکام شرع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات اپنی طرف سے نہیں فرمائی، بلکہ جو کچھ فرماتے تھے، وحی الٰہی سے فرماتے تھے، امتثال اوامر و نواہی میں آپ بھی باقی انسانوں کی طرح مکلف تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قل انما انا بشر مثلکم یوحی

میں تمہاری مانند انسان ہوں میری

الی انما الٰھکم الٰہ واحد۔ (الکہف۔۱۱۰) طرف وحی ہوئی ہے، کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے۔

نیز اثنا عشریہ عصمت[1] ائمہ کے قائل ہیں، اور ان کی تصدیق کو واجب کہتے ہیں اور ان کے نزدیک کسی ایک امام کی تکذیب[2] کفر ہے، جیسا کہ کسی پیغمبر کی نبوت کا انکار کفر ہے، اگرچہ یہ لوگ نبی یا رسول کا لفظ ائمہ پر نہیں بولتے مگر نبوت کی صفات و معانی اُن پر ثابت کرتے ہیں، تو گویا ان کو انہوں نے نبی جانا کیونکہ اعتبار الفاظ کا نہیں ہوتا، معانی کا ہوتا ہے۔

امامیہ کے نزدیک علیؓ انبیاء سے افضل ہے، نبوت و رسالت سے بھی ترقی کر کے یہ ضالہ فرقہ کہتا ہے، کہ علیؓ تمام رسولوں سے افضل و مقدم ہے[3] احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ کے برابر ہے۔

علیؓ کی اولاد میں سے جو امام ہیں، وہ بھی اسی طرح ہیں، علیؓ کا درجہ قیامت کے روز انبیاء و رسل (علیہم السلام) سے اوپر ہوگا بعض کہتے ہیں، علیؓ تمام رسولوں سے افضل ہے، سوا اولو العزم کے اولو العزم کے برابر ہے، اس طرح دیگر ائمہ ہیں۔

ابن مطہر علی اور اولو العزم پر افضلیت میں توقف کرتا ہے۔

نیز امامیہ کہتے ہیں کہ حق[3] تعالیٰ نے علیؓ کو ایک فضیلت عطا کی ہے، جو کسی رسول اور فرشتہ کو عطا نہیں ہوئی، اور اس فضیلت میں سوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو شریک نہیں بنایا۔

نیز کہتے ہیں خلائق میں خدا کے نزدیک محبوب ترین محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور علیؓ ہیں اور ان کی اولاد میں سے امام ہیں، اور ان کے بعد رسل اور انبیاء ہیں،

محمد بن بابویہ اپنے ''اعتقادیات'' وغیرہ میں کہتا ہے۔

---

[1] اصول کافی باب فرض طاعۃ الائمۃ صفحہ۹۰ میں ہے، عن ابی عبداللہ نحن قوم فرض اللہ عزوجل طاعتنا یعنی ہم ایک قوم ہیں، ہماری اطاعت اللہ نے فرض قرار دی۔

[2] اصول کافی ص ۹۱ باب فرض طاعۃ الامام۔

[3] اصول کافی ص۹۷ باب الائمۃ نور ھذا میں ہے ابو عبداللہ نے کہا امیر المومنین کے لئے وہی فضائل ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہیں (الی ان قال) امیر المومنین نے کہا میرے لئے ملائکہ اور روح نے وہی اقرار کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اقرار کیا مجھے کچھ صفات عطا کی گئی ہیں جو میرے سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئیں یعنی منایا، بلایا اور انساب اور فصل الخطاب کا علم الخ۔

ان الله لم يخلق خلقا افضل من محمد والائمة وهؤلاء احب احباء الله وان الله يحبهم اكثر من جميع خلقه وسائر من تبعه۔

اللہ نے محمد اور اماموں سے افضل کوئی مخلوق پیدا نہ کی، یہ لوگ اللہ کے محبوب ترین ہیں، جمیع مخلوق سے زیادہ اللہ ان سے محبت رکھتا ہے۔

علیؓ نہ ہوتا تو کوئی مخلوق پیدا نہ ہوتی، امامیہ کا عقیدہ

نیز کہتے ہیں، اگر علیؓ نہ ہوتے تو جنت، جہنم، فرشتے، اور انبیاء مخلوق نہ ہوتے، حق تعالیٰ نے روز میثاق تمام بنی آدم سے (جن میں انبیاء ورسل بھی ہیں) علی اور ان کی اولاد میں سے جو امام ہوں گے، ان کی ولایت اور اطاعت کا عہد لیا تھا۔ اور اسی طرح فرشتوں سے عہد لیا۔

یہ ملعون کہتے ہیں، انبیاء ائمہ کے انوار سے روشنی حاصل کرتے ہیں، اور ان کے آثار کی پیروی کرتے ہیں، قیامت کے دن ہر نبی، رسول اور مقرب فرشتہ علی بن ابی طالب کے گرد جمع ہوں گے۔

اپنی ان کفریات وخرافات پر موضوع اور جھوٹی روایات سے استدلال کرتے ہیں۔

(١) روى ابن الراوندى عن ابى عبدالله قال الله عزوجل فضل اولى العزم من الرسل على الانبيا بالعلم وورثنا علمهم وفضلنا عليهم و علم رسول الله صلى الله عليه وسلم مالا يعلمون وعلمنا علم رسول الله صلى الله عليه وسلم و تلا قوله تعالى قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون۔

ابن راوندی ابو عبداللہ سے روایت کرتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے اولو العزم رسولوں کو علم میں انبیاء پر فضیلت دی ہے، اور ہم ان کے علم کے وارث ہیں، اور ہمیں ان پر فضیلت دی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے ہم وارث ہیں، پھر قرآن پاک کی آیت پڑھی، کیا جاننے والے، اور وہ جو نہیں جانتے برابر ہیں۔

(٢) رواه حسن بن كبس عن ابى ذر قال نظر النبى صلى الله عليه وسلم

حسن بن کبس ابو ذر سے روایت کرتا ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے